

بیکاری جنوں کو ہے سرِ پٹنے کا شغل سے کرتے  
 جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی  
 حسنِ فروغِ شمعِ سخن دُور ہے اسد  
 پہلے دلِ گداختہ پیدا کرے کوئی  
 دے سکتا۔ اس کے لیے دل پر عشق کا ایسا چہرہ کا لگنا چاہیے، جو منہ کا  
 کام دے سکے۔

۲۔ شرح : دنیا پوری کی پوری مجنوں کی وحشت کے باعث  
 گردوغبار بن گئی۔ گویا زمین سے آسمان تک یہی گردوغبار پوری فضا پر  
 حاوی ہو گیا۔ اب سوچنا چاہیے کہ لیلیٰ کے طرے کو اس سے کیونکر بچایا جائے۔  
 مطلب یہ کہ عشق نے یہاں ایسا ہنگامہ بپا کر رکھا ہے کہ اس میں حسن  
 کے لیے اپنی آرائش و زیبائش محفوظ رکھنا بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔

۳۔ لغات۔ طرب النشا : شادمانی پیدا کرنے والا۔  
 شرح : میں جس امردگی اور دل گرفتگی میں مبتلا ہوں، اس میں محبوب  
 کے التفات سے نشاط و شادمانی پیدا نہیں ہو سکتی۔ یعنی محض اس کی توجہ  
 سے میری امردگی کا ختم ہونا محال ہے، البتہ محبوب دردِ بن کر دل کے اندر  
 جا بیٹھے تو میں سمجھوں کہ حالت بدلنے کی کوئی صورت پیدا ہوئی۔

۴۔ شرح : اے ہمدم! میں روتا ہوں تو تو مجھے ملامت کیوں کرنے  
 لگا؟ آخر تو ہی بتا کہ دل کی گرہ کا نہ کھلنا کوئی کب تک گوارا کرے؟ کچھ نہ کچھ  
 تو انتظام ہونا چاہیے۔ کبھی تو اس گرہ کا کھولنا بھی مناسب مان لینا چاہیے۔

۵۔ شرح : جب ہمارے جگر چیر لینے پر بھی محبوب ہمارے حال  
 پوچھنے پر متوجہ نہ ہوا تو خدا کے لیے بتاؤ کہ اب گریبان کو رسوا کرنے کا